# قربانی اور اسلام

تلخیص وانتخاب : ادارۃ الحق

- شیخ الطریقت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رح
- حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ
- شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح
- شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

## جان کے بدلے جان کی قربانی

مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رح

حضرات! میں چند ہفتوں سے قربانی کے متعلق جس چیز کو رو رہا ہوں وہ عمل قربانی کو نہیں، بلکہ میں عقیدۂ قربانی کو رو رہا ہوں۔ انگریزی اخبارات میں متعدد بار اور مسلسل اس کے خلاف مضامین چھپتے رہے۔ اور میں اپنے احباب سے برابر پوچھتا رہا کہ کیا کسی اخبار نے اس کا کوئی جواب لکھا ؟ مگر مجھے یہی معلوم ہوتا رہا کہ تمام اخبارات اس کی طرف سے خاموش ہیں۔ جو شخص اس کے خلاف لکھ رہا ہے، اور قربانی کو رسم بد اور فساد فی الارض کہہ رہا ہے۔ کہ قربانی کی بھی ایک رسم بد چل پڑی ہے جسطرح تراویح کی رسم بد چل پڑی۔ یہ شخص بارہ سو برس کے اجماعی عقیدہ کا انکار کر رہا ہے۔ جو عقیدہ ابتدائے اسلام سے لیکر آج تک مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ رہا یہ شخص اس کو فساد فی الارض کہہ رہا ہے —— غرض یہ لوگ اس عقیدہ کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ لیکن عقیدہ ہی وہ چیز ہے جسکی درستی ہی سے مسلمان مسلمان رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ قربانی ضروری ہے۔ مگر باوجود استطاعت کے اس کو نہ کرتا ہو تو اس شخص کی نجات ہو جائے گی۔ مگر جو شخص ایسا ہو کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ قربانی اسراف مال ہے۔ اور بیکار فعل ہے۔ پھر اگرچہ اس عقیدہ کے ساتھ وہ قربانی ہمیشہ کرتا رہے مگر اس خرابی عقیدہ کی بناء پر ابدالآباد تک جہنم میں رہے گا۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ قربانی ہر غنی پر واجب اور ضروری ہے۔ ورنہ دائرۂ اسلام میں رہنا ناممکن ہے۔ اور یہ زہر ایسا پھیلا ہے کہ میرے پاس باہر سے بھی خطوط آتے رہے ہیں —— یہ الفاظ کہ "قربانی بھی ایک رسم بد چل پڑی ہے۔ جسطرح تراویح مسلمانوں میں ایک رسم بد چل پڑی کفر کے الفاظ ہیں۔ تو غرض عمل و عقیدہ میں بڑا فرق ہے۔ عمل کو ترک کر دینے سے نجات کی امید ہے۔ مگر عقیدہ ترک کر دینے سے نجات ہی نہ ہوگی —— جب عقائد اسلام پر حملہ ہو

تو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جسطرح بھی ممکن ہو وہ اسلام کی مدد کرے۔ اور حقیقت میں یہ اسلام کی مدد نہ ہوگی، بلکہ خود اپنی مدد ہوگی۔ اپنی جان کی مدد ہوگی اپنی آخرت کی مدد ہوگی ——

ہم پر جو قربانی فرض کر دی گئی وہ اسی نسبت ابراہیمی کو زندہ کرنے کے لئے جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سنۃ ابیکم ابراھیم"۔ تو چونکہ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی میں گوشت مقصود نہ تھا بلکہ جان دینا تھا۔ اسی لئے ہمارے لئے بھی حکم ہے کہ قربانی کی جان دینا مقصود ہے۔ جو اصل میں بدل ہے اپنی جان کا۔ یہی وجہ ہے، کہ فقہاء لکھتے چلے جاتے ہیں۔ کہ اگر کسی نے قربانی کا سارا گوشت خود ہی رکھ لیا اور اسکی کھال بھی اپنے ہی استعمال میں لے آیا۔ تب بھی قربانی ہوگئی، دوسرے صدقات تو مال کو ملک سے نکالنا مقصود ہے۔ لیکن اس جگہ مال تو ملک میں رہتا ہے۔ تو جب گوشت بھی اسی کی ملک رہا اور کھال وغیرہ بھی اسی کی ملک میں رہی۔ تو آخر اس کے پاس سے کیا چیز نکل گئی، جس کا ثواب ملا۔؟ تو ظاہر ہے کہ صرف قربانی کی جان نکلی ہے۔ اور یہی مقصود ہے قربانی کا۔ اس لئے اسکو دوسرے صدقات پر قیاس کرکے یہ کہنا کہ اتنا گوشت ضائع ہو رہا ہے۔ حماقت ہے۔ کیا جس مال کے خرچ کرنے سے اللہ مل جائیں وہ مال ضائع ہوگا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربان فرمائے اور سو اونٹ قربانی فرمانے میں ایک حکمت یہ تھی کہ اگر کوئی شخص کسی کو قتل کر دے اور اس سے خون بہا یعنی خون کا بدلہ دیا جائے تو شریعت نے ایک انسانی جان کا خون بہا سو اونٹ مقرر فرمائے ہیں۔ اور اس مقدار پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔ تو گویا آپ نے سو اونٹ قربانی فرما کر یہ بتا دیا کہ قربانی دراصل انسان کی جان کا بدلہ ہے۔ اور یہ سو اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کا بدلہ دیا۔ تو اصل گوشت پوست نہیں بلکہ جان دینا ہے۔ اب جب یہ بات سمجھ میں آگئی۔ اور خدا کرے کہ سمجھ میں آگئی ہو کہ قربانی دراصل جان کے قائم مقام ہے تو اب سمجھئے کہ اگر آپ قربانی کی بجائے صدقہ دیویں تو کیا صدقہ قربانی کا بدل ہو سکتا ہے، اور کیا یہ صدقہ جان کا بدل ہو سکتا ہے۔؟ کیونکہ آپ نے لاکھ روپے بھی صدقہ دیا آپ کی جان کی قیمت نہیں، کیونکہ اگر کسی شخص کو لاکھ روپیہ اس شرط پر دیا جائے کہ تم اپنی جان دے دو۔ تو وہ ہرگز اس پر راضی نہ ہوگا۔ تو اب خداوند تعالیٰ کی رحمت دیکھئے کہ انہوں نے قربانی کو جان دینے کا بدلہ بنا کر بڑا احسان کیا کہ جو اجر و ثواب کروڑوں روپیہ خرچ کرکے بھی نہ ملتا وہ چند روپے خرچ کرنے سے عطا فرما دیتے ہیں۔

اب جو مخالفین کہہ رہے ہیں۔ کہ روپے خیرات کر دو۔ کیا کوئی ذی ہوش یہ خیال کر سکتا ہے۔ یہ قیمت اور روپے قربانی کے (یعنی جان دینے کے) برابر ہو جائیں گے۔ اگر کروڑ روپے بھی کوئی شخص خیرات کر دے تب بھی قربانی کا ثواب حاصل نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ فرماتے ہیں۔ کہ ہم پر ایسا